ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

کاسمیٹک سرجری: اسلامی احکام وہدایات

COSMETICS SURGERY : ISLAMIC RULINGS AND GUIDELINES

**مریم ممتاز

ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

**ڈاکٹر عبدالروف

لیکچرار، شعبہ اسلامیہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

Abstract

All religions teach purity and cleanliness. They order everything to be done. In which there is good for the person himself as well as the entire community and the whole humanity. And forbid everything. In which there is loss for man and society. Islam is not just the good's name of the good of self, However, the good's name of the good of humanity.And man has the status of Ashraf al-Makhluqat, he is the Khalifa of Allah in this earth, then why do people consider themselves inferior after this position. Why suffer from inferiority complex that his eye, nose, or ear structure should be like that instead of like that? Man is not a decoration piece that his entire focus should be on its renovation. Rather, he needs to recognize his position that he has to live under the religion of nature. We have to work for humanity with obedience and servitude to Allah. Did Allah create man for no purpose? Why don't we recognize our purpose? Why have we set our lives against nature?

As far as Islam is concerned, Islam teaches purity, purity and cleanliness. He speaks of physical purity as well as spiritual purity. We find numerous verses and hadees in this regard, which I will mention further. Man made many inventions for his convenience. Among them are treatment of various diseases, treatment of organs if lost, plastic surgery to be beautiful with it.

Key word: plastic surgery ,plastic surgery, various diseases, spiritual purity, Ashraf al-Makhluqat.

All religions teach purity and cleanliness. They order everything to be done. In which there is good for the person himself as well as the entire community and the whole humanity. And forbid everything. In which there is loss for man and society. Islam is not just the good's name of the good of self, However, the good's name of the good of humanity.And man has the status of Ashraf al-Makhluqat, he is the Khalifa of Allah in this earth, then why do people consider themselves inferior after this position. Why suffer from inferiority complex that his eye, nose, or ear structure should be like that instead of like that? Man is not a decoration piece that his entire focus should be on its renovation. Rather, he needs to recognize his position that he has to live under the religion of nature. We have to work for humanity with obedience and servitude to Allah. Did Allah create man for no purpose? Why don't we recognize our purpose? Why have we set our lives against nature?

As far as Islam is concerned, Islam teaches purity, purity and cleanliness. He speaks of physical purity as well as spiritual purity. We find numerous verses and hadees in this regard, which I will mention further. Man made many inventions for his convenience. Among them are treatment of various diseases, treatment of organs if lost, plastic surgery to be beautiful with it.

Islam is a natural religion. which accepts every natural change. Islam is also a comprehensive religion. Those who talk about accepting the good manners of others. And enjoins good, for all mankind and forbids evil, for all mankind. When a child is born, the mother is fragile. And when they grow up. So they become perfect and strong. And then again in old age they turn to weakness. It is a drip system. This is the system of nature. Each

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

person has these different stages. Have to pass. Let's talk about cosmetic surgery. Hide your real age at any age, and deceive others. It is not permissible in Islam.

Because they are good natured. As for plastic surgery, it can be removed when someone has an accidental or congenital defect. But. Cosmetic surgery means adding more to existing beauty or hiding your age, and for that. should undergo a symtom surgery. This is not permissible. Nor does Islam like this. That is, you should act like a 20-year-old girl at the age of 80. And these are not at all appropriate to the natural stages.

So what are your looks? If it is cleaned and taken care of, Islam has to allow it. And Does not allow for changes in shape and age through cosmetic surgery. This is the law of nature which every human being has to follow. No one is allowed to alter or change the law of nature-

Key word: plastic surgery ,plastic surgery, various diseases, spiritual purity, Ashraf al-Makhluqat.

کاسمیٹک سرجری: اسلامی احکام وہدایات

تمام مذاہب طہارت پاکیزگی صفائی کا درس دیتے ہیں۔ ہر اس چیز کے کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جس میں خود اس شخص کے ساتھ ساتھ پورے معاشرے اور پوری انسانیت کے لئے بھلائی ہو۔اور ہر اس چیز سے منع کرتاہیں۔ جس میں انسان اور معاشرے کی لئے نقصان ہو۔اسلام صرف ذات کی بھلائی کا نام نہیں، بلکہ انسانیت کی بھلائی کا نام ہیں۔

اور انسان کو اشرف المخلوقات کادرجہ حاصل ہیں. وہ خلیفہ اللہ ہے اس زمین میں، پھر اس مقام کے بعد انسان خود کو کیوں کم تر سمجھتاہیں۔احساس کمتری میں کیوں مبتلاہیں کہ اس کی آنکھوں، ناک، یا کان کی ساخت ایسی ہونے کی بجائے ایسی ہونی چاہے۔انسان ایک Decoration piece نہیں کہ اس کا سارا Focus اس کی تزئین وآرائش پر ہو۔ بلکہ اس کو اپنے مقام کو پہچاننے کی ضرورت ہیں۔ کہ اس نے دین فطرت کے تحت زندگی گزرانی ہیں۔اللہ تعالیٰ کی اطاعت وبندگی کے ساتھ انسانیت کے لئے کام کرناہیں۔ کیااللہ تعالی نے انسان کو بے مقصد تخلیق کیا۔ ہم کیوں نہیں اپنے مقصد کو پہچان رہے۔ کیوں ہم نے اپنی زندگی کو فطرت کے خلاف ترتیب دیاہیں۔ رہی بات اسلام کی تو اسلام، پاکیزگی، طہارت، صفائی کادرس دیتاہیں۔ وہ جسمانی طہارت کے ساتھ ساتھ روحانی طہارت کی بھی بات کرتاہیں۔اس سلسلے میں بے شمار آیات اور احادیث ہمیں ملتی ہیں اس کا میں آگے ذکر کروگی۔ انسان نے اپنی سہولت کے لئے بہت سی ایجادات کی۔ان میں مختلف بیماریوں کاعلاج، اعضاء اگر ضائع ہوجائے، تو ان کاعلاج، اس کے ساتھ خوبصورت رہنے کے لئے پلاسٹک سرجری۔

انسان کی اگر بات کی جائے تو وہ اللہ کی تخلیق ہیں۔ کیا آج کے انسان کا مقصد صرف خود نمائی تک محدود رہ گیاہیں۔ وہ خود نمائی پیسے کی ہو یا جسم کی۔انسان آج خود کی بنائی ہوئی دنیا سوشل میڈیا میں رہنا تو پسند کرتاہیں۔ مگر حقیقی دنیا میں نہیں۔ آج کا انسان ایک مشین کی طرح زندگی گزرانے میں خوشی محسوس تو کرتاہیں، لیکن وہ انسان اور انسانیت سے دور ایک زندگی بسایئے ہوئے ہیں۔ جدیدت کی بات کی جائے تو اس کے مثبت اور منفی پہلو دونوں ہیں، جہاں کچھ سہولیات میسر ہیں وہاں کچھ حد سے بھی سرکشی بھی ہیں۔ان جدیدت میں ایک پلاسٹک سرجری بھی ہے۔ اگر پلاسٹک سرجری کی بات کی جائے۔اس کے فائدے کے ساتھ اس کے نقصانات بھی ہیں۔یعنی Positive اور Negative ۔ Effects بھی ہیں

اللہ رب العزت کی تمام تخلیقات میں سے انسان سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین تخلیق کانمونہ ہے۔انسان کی ظاہری بناوٹ، جسم، اندرونی نظام اور ظاہری شکل اس صنعت کار کی اعلی ترین کاریگری کا ایک عظیم شدیم کار اور زندہ ثبوت ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اپنی اس تخلیق کی تعریف اس طرح فرمائی:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ [1]

‹‹ کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیاہے

﴿ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾ [2]

[1] [التين: 4]

[2] [المؤمنون: 14]

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

«پھر نطفے کا لو تھڑا بنایا۔ پھر لو تھڑے کی بوٹی بنائی پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا۔ پھر اس کو نئی صورت میں بنا دیا۔ تو خدا جو سب سے بہتر بنانے والا بڑا بابرکت ہے۔

﴿الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ﴾ [3]

«جس نے ہر چیز کو بہت اچھی طرح بنایا (یعنی) اس کو پیدا کیا۔ اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا

نہ کسی چیز کی کمی اور نہ کسی چیز کی زیادتی، اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوب صورت شکل کے ساتھ پیدا فرمایا۔ تمام مخلوقات میں اشرف مخلوق۔

مزید

﴿يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ [4]

«اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے تئیں مزّین کیا کرو اور کھاؤ اور پیؤ اور بے جا نہ اڑاؤ کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا.

Literature Review(ادبی جائزہ)

اسلامی فقہ اور معاصر اسلامی اسکالرز نے انسانی جسم میں تبدیلی، خوبصورتی کی جستجو، اور کاسمیٹک سرجری جیسے موضوعات پر مختلف زاویوں سے بحث کی ہے۔ ان تحریروں کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1) قرآن وسنت کی روشنی میں فطرت کا تحفظ

قرآن مجید میں انسان کی تخلیق کو "**احسن تقویم**" (بہترین صورت) کہا گیا ہے (سورۃ التین: 4)۔ شیطان کے وسوسوں میں جسمانی تبدیلیوں کی ترغیب کو مذمت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے (سورۃ النساء: 119)۔ احادیث مبارکہ میں جسمانی تبدیلی کی بعض صورتوں کو لعنت کا موجب قرار دیا گیا ہے، **مثلاً:** "الواصلة والمستوصلة، والواشمة والمستوشمة" (**صحیح بخاری، صحیح مسلم**)\ یعنی جسم میں غیر فطری تبدیلیاں لانے والی عورتوں پر لعنت کی گئی۔

2) فقہی آراء اور فتاویٰ

- علاجی سرجری (مثلاً جلنے یا پیدائشی نقص کی صورت میں) کو فقہاء جائز قرار دیتے ہیں۔
- اختیاری تزئینی سرجری جس کا مقصد صرف حسن میں اضافہ ہو، اسے مختلف فقہی مکاتب فکر میں **مکروہ یا ناجائز** قرار دیا گیا ہے، خصوصاً جب اس میں غرور، اسراف یا فطرت کی تبدیلی شامل ہو۔

3) معاصر اسلامی اسکالرز کی آراء

- شیخ یوسف القرضاوی (کتاب: الحلال والحرام فی الاسلام)

اُنہوں نے علاجی مقاصد کے لیے سرجری کو جائز قرار دیا، مگر خالص تزئینی عمل کو "فطرت کی خلاف ورزی" کہا۔

- اسلامک فقہ اکیڈمی (جدہ، او آئی سی)

کاسمیٹک سرجری پر 18ویں سیشن (2006) میں فتویٰ جاری کیا کہ:

اگر سرجری کسی **مرض، نقص یا اذیت** کو دور کرنے کے لیے ہو تو جائز ہے۔

اگر محض **خوبصورتی بڑھانے** کے لیے ہو تو **ناجائز** ہے، کیونکہ یہ فطری شکل میں بلاضرورت مداخلت ہے۔

4) جدید طبّی واخلاقی مباحث: معاصر سوشیالوجی اور میڈیکل ایتھکس میں بھی کاسمیٹک سرجری کو کئی مرتبہ نفسیاتی دباؤ، سوشل پریشر اور ظاہری خوبصورتی کے معیار سے جوڑا گیا ہے۔

بعض ڈاکٹرز اسے "صنعتی خوبصورتی" (manufactured beauty) اور "غیر حقیقی خودی" (artificial self) قرار دیتے ہیں۔

[3] [السجدة: 7]

[4] [الأعراف: 31]

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

منہج واسلوب

1) تحقیق کی نوعیت (Nature of Research)

یہ تحقیق معیاری (Qualitative) اور فقہی- تحقیقی (Jurisprudential-Analytical) نوعیت کی ہے۔ اس میں جدید سائنسی رجحان یعنی کاسمیٹک سرجری کا تجزیہ اسلامی شریعت کے اصولوں کی روشنی میں کیا گیا ہے۔

2) تحقیقی طریقہ (Method of Research)

- **توصیفی و تجزیاتی طریقہ (Descriptive and Analytical Method):** کاسمیٹک سرجری کے تصور، اس کے اسباب، اقسام، اور اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان پر تنقیدی تجزیہ کیا گیا ہے۔
- **فقہی تجزیہ (Fiqhi Analysis):** مختلف فقہی مکاتب فکر کی آراء، فتوی جات اور علماء کی تحقیقات کی روشنی میں سرجری کے جواز یا عدم جواز کا شرعی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

3) مواد کا ماخذ (Sources of Data)

- **قرآن وسنت:** انسان کی تخلیق، فطرت، جسمانی تبدیلی، اور زیبائش سے متعلق آیات واحادیث کا مطالعہ۔
- **فقہی کتب:** فقہ اسلامی کی معتبر کتابیں جیسے فتاویٰ عالمگیری، ردالمحتار، بدائع الصنائع، اور جدید فقہی کونسلز کے فتاویٰ۔
- **معاصر کتب و مقالات:** اسلامی اسکالرز، ڈاکٹروں، اور ماہرینِ اخلاقیات کے معاصر مضامین و کتب جو کاسمیٹک سرجری پر اسلامی و طبّی زاویہ نظر سے لکھے گئے ہیں۔
- **سائنسی و طبّی ذرائع:** پلاسٹک و کاسمیٹک سرجری کی اقسام، مقاصد، اور نتائج کو جاننے کے لیے جدید میڈیکل تحقیقی جرائد اور ویب سائٹس۔

4) مواد کی جمع آوری (Data Collection)

- **ثانوی ذرائع (Secondary Sources):** لائبریری سے دستیاب کتب، آن لائن جرائد، تحقیقی مقالات اور فقہی کانفرنسوں کے اعلامیے وغیرہ۔

5) تحقیق کی حدود (Scope and Limitations)

اس تحقیق میں صرف اختیاری کاسمیٹک سرجری (Cosmetic surgery for beautification) کا شرعی تجزیہ کیا گیا ہے، نہ کہ وہ سرجری جو کسی مرض یا حادثے کی صورت میں ناگزیر ہو۔ اس تحقیق کا دائرہ اسلامی فقہ تک محدود ہے اور مغربی اخلاقی نظام کا تقابلی جائزہ صرف حوالے کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

پلاسٹک سرجری کی تعریف

لفظ پلاسٹک سرجری سننے سے ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس میں پلاسٹک کا استعمال کیا گیا ہو گا۔ حالانکہ کہ ایسا نہیں ہے۔ لفظ پلاسٹک سرجری دراصل یونانی لفظ (Plastic) پلاسٹک سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے بدلنا، تبدیل کرنا اور کسی چیز کو نئی شکل دینا۔ طب کی اصطلاح میں پلاسٹک سرجری کے دیگر نام بھی پائے جاتے ہیں۔ انگریزی زبان میں پلاسٹک سرجری کو کاسمیٹک سرجری " Cosmetic Surgery بھی کہا جاتا ہے۔ مجمع الافقہ الاسلامی الدولی جدہ نے پلاسٹک سرجری کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

جراحة التجميل هي تلك الجراحة التي تعنى بتحسين او تعديل شكل جزء او اجزاء من الجسم البشرى الظاهرا واعادة وظيفة اذاطرء عليه خلل مؤثر[5].

ترجمہ: پلاسٹک سرجری سے مراد انسانی جسم کے کسی بھی ظاہری عضوہ (حصہ) یا جسم کے کتنے ہی حصوں کو خوبصورت بنانا یا نادانستہ طور پر کوئی آفت آگئی ہو (کسی عضو کو کسی حادثے یا حادثے کے نتیجے میں نقصان پہنچا ہو) تو اس کو دوبارہ کار گر بنانے کے لئے کیا جانے والا آپریشن ہے۔

ڈاکٹر محمد احمد کنعان پلاسٹک سرجری کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

بأنها جراح تجرى لتحسن منظر جزء من اجزاء الجسم الظاهرة ووظيفة انا ما طراء عليه نقص او تلف او تشوه[6].

---

[5] قرارات المہ درالثامنہ عشربہ تراجایالیزبہ عبدہ۱۳۲۸، جمع اللہ الاسلامی، ص ۳۰

[6] کنعان حمدالحمدالموسوعہ التحمیہ الطیبہ، بیروت ۱۳۲۰ادارالنفائس، ج۳ص ۳۵۰

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

ترجمہ: یہ آپریشن جسم کے ظاہری اعضاء کو خوبصورت بنانے یا نہیں بہتر اور زیادہ کارآمد بنانے کے لیے کیا جاتا ہے، جب اس میں کسی قسم کا کوئی نقص پیدا ہو جائے، چاہے وہ پیدائشی نقص ہو یا کسی حادثے کا نتیجہ ہو۔

اس سے آگہی ہوتی ہے کہ پلاسٹک سرجری سے مراد صرف چہرے کی تزئین و آرائش کا نام نہیں ہے، بلکہ اگر پیدائشی طور پر یا حادثاتی طور پر کسی اعضاء میں نقص پیدا ہو گیا ہے تو اس نقص کو دور کرنے کا نام بھی پلاسٹک سرجری ہے۔ کسی اعضاء میں نقص کو دور کرنے کو اسلام میں منع نہیں کرتا ہے۔ اسلام اس کی ہر گز اجازت نہیں دیتا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تخلیق کو بدلنے کی کوشش کی جائے۔

Surgery

فرق:

پہلو	Cosmetic Surgery	Plastic Surgery
مقصد	خوبصورتی میں اضافہ	نقص کی اصلاح یا بحالی
نوعیت	اختیاری	اکثر ضروری
مثالیں	ناک، چہرہ، ہونٹ خوبصورت بنانا	جلنے یا حادثے کے اثرات دور کرنا
شرعی حکم	عام طور پر ناجائز یا مکروہ	اکثر جائز

بظاہر ایک جیسے لگتے ہیں، مگر دونوں کے درمیان اہم فرق موجود ہے۔ ذیل میں ان دونوں کی وضاحت اور فرق بیان کیا جا رہا ہے:

1. Cosmetic Surgery (کاسمیٹک سرجری):

مقصد: خوبصورتی میں اضافہ، ظاہری نقائص کو بہتر بنانا

نوعیت: اختیاری (Elective)

مثالیں:

ناک کی خوبصورتی کے لیے Rhinoplasty

چہرے کو جوان بنانے کے لیے Facelift

جسم کو متناسب بنانے کے لیے Liposuction

ہونٹوں یا گالوں میں تبدیلی

فائدہ: صرف ظاہری خوبصورتی کا حصول

شرعی حیثیت: عام طور پر ناجائز یا مکروہ، سوائے کچھ مخصوص مجبوریوں کے

2. Plastic Surgery (پلاسٹک سرجری):

مقصد: جسم کے کسی حصے کو حادثے، بیماری یا پیدائشی نقص کے بعد بحال کرنا

نوعیت: اکثر اوقات ضروری (Reconstructive)

مثالیں:

جل جانے کے بعد چہرے یا جسم کی جلد کی مرمت

پیدائشی نقص جیسے cleft lip کی اصلاح

حادثے کے بعد ٹوٹی ہوئی ناک یا کان کی مرمت

فائدہ: عضو کی اصل حالت کی طرف بحالی، جسمانی اور نفسیاتی راحت

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

شرعی حیثیت: اکثر جائز، خاص طور پر جب واقعی ضرورت ہو

ضرورت واہمیت

جیسا کہ بیماری جسمانی اور باطنی (اندرونی) ہوتی ہے۔ایک ہے جسمانی بیماری تو دوسری ہوتی ہے نفسیاتی یا ذہنی بیماری۔اسی طرح تکلیف کا دارومدار بھی جسمانی اور نفسیاتی طور پر ہوتا ہے۔ان بیماریوں اور تکالیف کا حل اگر علاج ہی سے ممکن ہے۔علاج کا مقصد ان بیماریوں سے نجات حاصل کر کے تکلیف کو دور کرنا ہی ہے تو، علاج کیا جاسکتا ہے مگر آرائش وزیبائش نہیں۔بعض اوقات انسان کے ظاہری جسم میں کوئی نقص یا عیب پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان بدنما بن جاتا ہے۔پھر وہ عیب چاہے پیدائشی طور پر ہو یا کسی حادثی کا نتیجہ ہو اب وہ عیب جو انسان کو معیوب بنا دیتا ہے، خواہ وہ پیدائشی ہو یا حادثاتی مگر انسان کو نفسیاتی طور پر حریت پہنچاتا ہے۔اس کے نتیجے میں انسان جسمانی تکلیف کے ساتھ نفسیاتی طور پر بھی اذیت اٹھاتا ہے۔جسمانی تکلیف کی طرح ذہنی تکلیف بھی بہت زیادہ رودیتی ہے۔اسلام آسانی کا نام ہے نہ کہ لوگوں کو مشکل میں ڈالنے کا۔اگر کسی کی تکلیف اور پریشانی کو دور کیا جائے تو اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے۔کہ ایک انسانیت کی معراج ہے کہ انسانوں کی مدد کی جائے، ان کی جسمانی اور روحانی تکالیف کو کم کیا جائے۔

ابن تصمیم زین العابدین اپنی کتاب میں فقہ کا ایک عمومی اصول بیان کیا ہے کہ:

الحرار یزال "ترجمہ: تکلیف کو ختم کیا جائے گا۔[7]

جب ایک انسان کسی بیماری یا کسی نقص میں مبتلا ہوتا ہے تو پہلی بات وہ اس تکلیف کو برداشت کر رہا ہوتا ہے اور دوسری بات وہ ذہنی تکلیف میں بھی مبتلا ہوتا ہے۔اور تیسری بات وہ احساس کمتری میں بھی مبتلا ہوتا ہے۔اسلام کسی کی تکلیف کو کم کرنے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے علامہ الحموی نے اپنی کتاب غمز عیون البصائر کی شرح 1۔حاجت کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے۔1۔ضرورت 2۔حاجت، 3 منفعت 4۔زینت 5۔افضل۔

(1) ضرورت: بانسان کا اس حد تک پہنچ جاتا کہ اگر وہ منع کردہ چیز کو نہ کھائے تو وہ مر جائے گا یا موت کے قریب ہو جائے گا، تو یہ درجہ اس حرام کے استعمال کو مباح ہوتا ہے۔

2) حاجت: یہ اس بھوکے کی طرح ہے جس کو کھانا نہ ملے تو اس کی موت واقع تو نہ ہو گی لیکن وہ مشقت اور تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا۔یہ درجہ کسی حرام کو مباح نہیں بناتا بلکہ روزے کے توڑنے کو مباح بناتا ہے۔

3) منفعت: اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کو گندم کی روٹی، بکرے کا گوشت اور مرغن غذائیں کھانے کی خواہش ہو۔

4) زینت: اس کی مثال مٹھائی اور گڑ کی خواہش کرنے والے شخص کی طرح ہے۔

5) افضل: حرام اور مشتبہ چیزیں کھانے میں وسعت اختیار کرتا ہے۔[8]

اس میں خوبصورت مثالیں دی گئی ہیں۔کہ کسی بھی چیز کی کل پر فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔بلکہ ہر شخص کی condition کو دیکھا جائے گا، پھر اس کے مطابق فتویٰ دے جائے گے۔جہاں کسی شخص کو اگر جان کا خطرہ لاحق ہے تو اس پر حرام چیزوں کو مباح قرار دے دیا جاتا ہے۔اسلام ایک فطری دین ہے اور یہ دین فطرت کے عین مطابق ہیں۔انسان کی فطرت کچھ کہتی ہو اور دین کچھ۔ایسا نہیں ہے، انسان اور دین اسلام میں کو متعارض نہیں۔ہر کام کو دیکھا جائے گا کہ وہ یہ کام خوشی میں کر رہا ہے یا پھر مشکل سے نجات کے لئے۔

فقہی اقوال

امام سیوطی نے فقہ کا ایک قاعدہ بیان کیا ہے:

المشقة تجلب التيسير[9]..

ترجمہ: "مشقت آسانی لاتی ہے"۔

یہ بھی فقہ کا ایک قاعدہ ہے کہ:

---

[7] ابن نجیم، زین العابدین بین ابراھیم، الاشباہ والنظائر علی من حب علی حنیفہ العمان، بیروت ۱۳۰۵، دار الکتب العلمیہ، ص ۴۲

[8] الحموی احمد بن محمد الخلقی، نمز عیون البصائر، شرح کتاب ھاشباہ والنظائر، بیروت ۱۳۰۵، ۱۸۱ کتب العلمیہ، ج ۱: ص ۱۰۷۔

[9] السیوطی، جلال الدین عبد الرحمن ابن علی بر بالاشیاد والنظائر فی قوائد وفروع فقہ الشافعیہ، بیروت ۱۳۱۹، ص ۲۹۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

الحاجة تنزل منزلة الضرورة عامة وخاصة[10]" .

ترجمہ: "حاجت عام ہو چاہے خاص، مگر ضرورت کے درجے تک والی جاتی ہے"۔

الضرورات تبيح المحظورات[11]...

ترجمہ: ضرورت پڑنے پر ناجائز چیزیں بھی بقدر ضرورت جواز کے دائرے میں آجاتی ہیں۔

پلاسٹک سرجری، بحیثیت علاج

بحیثیت علاج بوقت ضرورت اور حاجت پلاسٹک سرجری کی شرعا اجازت ہے۔اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، اگر کسی بیماری یا کسی حادثے کی وجہ سے کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے تو علاج، پلاسٹک سرجری کے ذریعے کروایا جاسکتا ہے۔

جیسا کہ: حضرت قرادرر ضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے:

كنت يوم احد اتقى السهام بوجهي عن وجه رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم فكان وآخرها سهما نفدت منه حدقتني فأخذتها بيدى، قلت : يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان لى امرأة احبها واخشى ان ترالى تقربيني، قال ان شئت صورت ولك الجنةو ان شئت رددتها و دعوت الله تعالى امك ، فقال : يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الجنة جزاء جميل و عطاء جليل، والى مغرم يحب النساء واخاف ان يقلن اعور ولكن تردها وتسأل الله تعالى لى الجنة، فردها ودعالى بالجنة" [12].

ترجمہ: "غزوہ احد کے موقع پر اپنا چہرا سامنے رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرا مبارک سے تیر روک رہا تھا تو ایک تیر ایسا لگا کہ میری آنکھ باہر نکل آئی۔ میں نے اسے اپنے ہاتھ میں لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی کہ میں شادی شدہ ہوں۔ میں اپنی عورت سے پیار کر ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ اب مجھے پسند نہیں کرے گی۔ رسول اللہ وسلم نے فرمایا کہ اگر صبر کروگے تو تمہیں جنت مل جائے گی اور اگر تم چاہو تو میں اسے واپس لگادوں اور اللہ سے تمہارے لیے دعا مانگوں۔ اس پر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! جنت بہترین بدل ہے، لیکن میں گھر والوں کی محبت میں گرفتار ہوں، مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے کانہ کہیں گے۔

اس لئے اسے واپس اپنی جگہ پر رکھیں اور جنت کے لیے دعا کریں۔ رسول اللہ علی یاہم نے اس کو واپس لگایا اور میرے لئے جنت کی دعا بھی فرمائی

۔

رأيت أثر كرية في ساقي سلمة، فقلت: يا أبا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الطَّرْبَةُ ، فَقَالَ: هَذِهِ كَرَبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَهُ فَأَتَيْتُ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَفَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفقَابٍ فَمَا اشْتَكَيْبُهَا حَتَّى السَّاعَةِ[13]"

ترجمہ: "میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک نشان دیکھا، میں نے اس سے پوچھا: اے ابو مسلم! یہ نشان کیا ہے؟ وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے یہ زغم غزوہ خیبر میں لگا تھا، لوگ کہہ رہے تھے کہ سلمی زخمی ہو گیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تین مرتبہ دم کیا۔اس دم کی برکت سے مجھے آج تک اس زخم سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

---

10 ایضاص27

11 این تصمیم باشباہ والنظائر علی تذرحب الي حقیقه الاحمان، مص ا3

12 الطلبی برھان الدین علی بن ابراہیم بن احمد انسان العیون في سیرت الامین مامون المعروف السیر وطبیه، بیروت ۱۳۰۵، دار الکتب العلمیه ۲ ص ۲۵۲

13 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع صحیح، کتاب المغازی، باب غزوہ عمیر کا بیان، حدیث 4206

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْن عُمرَ النَّمْرِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةً عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَلَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ، فَسَلَّمْتُ ثُمَّ فَعَلْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ هَا هُنَا وَهَهُنَا، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَدَاوَى ، فَقَالَ:تداوَوْا، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءٌ غَيْرَ نَارٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ[14].

ترجمہ: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صحابہ کرام کے سامنے حاضر ہوں اتنی خاموشی تھی کہ گویاان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے سلام کیااور پھر بیٹھ گیا۔اتنے میں ادھر ادھر سے کچھ گاؤں والے حاضر ہوئے۔انہوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) کیا ہم علاج کر سکتے ہیں ؟آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کیوں نہیں ! اللہ تعالی نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر اس کی دوا بھی پیدا فرمائی ہے، سوا ایک ہمارے کے اور وہ بوڑھاپا ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے اور ہر بیماری کے علاج کی اجازت بھی عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالی نے ہر بیماری کا علاج پیدا بھی فرمایا ہے۔آج کے جدید دور میں علان کے مختلف جدید طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔اسلام علاج کے ان نئے طریقوں کے استعمال سے نہیں روکتا۔واضح رہے کہ سابقہ دور کے طریقے اور مسائل موجودہ دور کے طریقوں اور مسائل سے بہت زیادہ مختلف ہیں۔لیکن اس قسم کی سر جری کی مثالیں مل سکتی ہیں۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عقیل رضی اللہ عنہ ایک یہودی ابو رافع کو قتل کرنے کے لیے اگلے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دی تھی اور آپ کے دشمنوں کی مدد کی تھی، تو اس واقعے میں حضرت عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ کی ٹانگ پنڈلی سے ٹوٹ گئی تھی تو رسول اللہ یا ہم نے اس کی ٹانگ کو ٹھیک کر دیا تھا۔[15]

اسلام ایک فطرتی مذہب ہے۔جو ہر فطرتی تبدیلی کو قبول کرتا ہے۔اسلام ایک جامع مذہب بھی ہے۔جو دوسروں کے اچھے رسم و رواج کو قبول کرنے کی بات کرتے ہیں۔اور نیکی کا حکم دیتا ہے، تمام انسانیت کے لئے اور برائی سے بھی منع کرتا ہیں، تمام انسانیت کے لئے۔بچہ جب پیدا ہوتا ملتا ہے وہ نازک ہوتا ہیں۔اور جب بڑا ہو جاتا ہیں۔تو کامل و مضبوط بن جاتا ہیں۔اور پھر بڑھاپے میں دوبارہ وہ کمزوری کی طرف. چل جاتا ہیں۔یہ ایک فطرتی نظام ہیں۔یہ قدرت کا نظام کاملہ ہیں۔ہر شخص نے ان مختلف مراحل ہے۔گزرانا ہوتا ہیں۔کاسمٹک سر جری کی بات کی جائے۔کسی بھی عمر میں اپنی اصل عمر کو چھپا، اور دوسروں کو دھوکہ دینا۔اسلام میں جائز نہیں۔کیونکہ یہ خیر فطرتی ہیں۔رہی بات پلاسٹک سر جری تو جب کوئی حادثاتی طور پر یا سے پیدائشی طور پر کسی کے اندر نقص پیدا ہو جائے تو اسے دور کیا جا سکتا ہیں۔لیکن۔کاسمٹک سر جری یعنی موجود خوبصورتی میں مزید اضافہ کرنا یا پھر اپنی عمر کو چھپانا، اور اس کے لئے۔کاسمٹک سر جری کروائی جائے۔یہ جائز نہیں۔اور نہ ہی اسلام اس بات کو پسند کرتا ہیں۔یعنی آپ 80 سال کی عمر میں 20 سال والی لڑکی کی طرح حرکیتں کریں۔اور یہ فطری مراحل کے بالکل مناسب نہیں ہیں۔

تو پھر آپ کی جو شکل و صورت ہیں۔اس کی صفائی دیکھ بھال کی تو اسلام اجازت دیتا ہیں۔اور۔کاسمٹک سر جری کے ذریعے شکل اور عمر کی تبدیلی کی اجازت نہیں دیتا۔یہ قانون فطرت ہے جس پر ہر انسان کو کہ عمل کرنا پڑتا ہے۔کسی کو بھی قانون فطرت میں تبدیلی یا ردوبدل کی اجازت نہیں ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ [16]

‹‹وہی تو ہے جس نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا۔ھر نطفہ بنا کر پھر لو تھڑا بنا کر پھر تم کو نکالتا ہے (کہ تم) بچّے (ہوتے ہو) پھر تم اپنی جوانی کو پہنچتے ہو۔پھر بوڑھے ہو جاتے ہو۔اور کوئی تم میں سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور تم (موت کے) وقت مقرر تک پہنچ جاتے ہو اور تاکہ تم سمجھو۔

اللہ تعالٰی نے انسان کو خوبصورت شکل اور خوبصورت بناوٹ کے ساتھ تخلیق فرمایا۔ہم انسانی جسم اللہ تعالٰی کی امانت ہیں۔اور اس میں خیانت گزد قبول نہیں۔انسان کو جو بھی رنگ روپ، شکل و صورت دی۔اس میں اللہ تعالٰی کی حکمت پوشیدہ ہیں۔ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔نہ کہ اس کی دی گئی شکل کو کاسمیٹک سر جری کے ذریعے change کرنے۔

---

14 ابوداود، سلیمان بن اشعث السجستانی، سنن علي داود کتاب الطب، باب: وواعلاج کرانے کے علم کا بیان، حدیث 3855

15 بخاری محمد بن ام عمل البام ایر کتاب المغازی، باب: ایران سوری عبدالله ما فی الحق کے قتل کا قصہ حدیث 0 404

16 [مومن: 67]

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

اسلام راضی الہی کا درس دیتا ہے نہ کہ نفس کی خواہش کی تکمیل کی۔ لہذا ایک انسان کو اپنے اعمال عبادات، معاملات اور خلاقیات کے ذریعے راضی الہی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

جواز:

اگر کسی شخص کی حادثاتی یا پیدائشی طور پر کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ تو اس کا علاج کروایا جاسکتا ہیں۔ اور اس بیماری کے ذریعے کو نقص پیدا ہو گیا اس کو بھی دور کیا جاسکتا ہیں جیسے پیدائشی نقص ہوتے ہیں۔ حادثاتی طور پر جیسے: آگ میں جل جانا، کسی زخم کا نشان باقی رہ جانا، کسی عضوہ کا کٹ جانا، کسی بڑی کا ٹوٹ جانا، کسی بیماری کی وجہ سے کوئی نقص پیدا ہو جائے وغیر و توان سب صورتوں میں پلاسٹک سرجری کرانے کی اسلام اجازت دیتا ہے۔

حضرت ابوالاشہب حضرت عبدالرحمن بن طرف سے روایت کرتے ہیں:

أن جَدَّهُ تَرْقَبَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ مَا أَخَذَ أَنَّهَا مِنْ وَرِي فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا أَخَذَ أَنَّهَا مِنْ لقب"[17]

ترجمہ: ان کے دادا عرفجہ بن اسعد کی ناک جو جنگ کلاب کے دن کٹ گئی تھی تو اس نے چاندی کی ناک بنوائی۔ اس کو اس میں پر یہ محسوس ہونے لگی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے حکم مطابق سونے کی ناک ہوائی۔

حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أصيب أنفي يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَا أَخَلْتُ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَى فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذهب[18]

ترجمہ: ایام جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن میری ناک کٹ گئی۔ میں نے اس میں چاندی کی ناک ڈالی، اس سے بدبو آنے لگی تھی، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہونے کی ناک لینے کا حکم دیا۔

مندرجہ بالا احادیث سے پلاسٹک سرجری کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ یعنی انسان کے کسی بھی عضو کی خرابی کو دور کرنے کے لیے علاج کرنا صحیح عمل ہے۔

ممانعت

پلاسٹک سرجری کی اسلام اجازت دیتا ہیں۔۔ کچھ جواز کے ساتھ مخصوص حالات میں اور۔ کاسمٹک سرجری کی ہر گز اجازت نہیں دیتا۔ جبکہ اس کا مقصد غیر مردوں کے مائل کا کرنے کا سبب ہو۔ اسلام بطور علاج کے پلاسٹک سرجری کروانے کی اجازت دیتا ہے۔ کوئی انسان اس عیب کی کی وجہ سے احساس کمتری میں مبتلا نہ ہو۔ اسلام ایک فطرتی دین ہیں جو انسان کے عین مطابق ہیں۔ ایسا نہیں ہیں کہ انسان خود مشرق کی فطرت رکھے اور اسلام اسے مغرب کی فطرت کا درس دے۔ یعنی دو سمیت وہ بھی مختلف۔ بلکہ اسلام اور انسان دونوں کی ایک ہی سمت ہے اس میں تضاد نہیں ہیں۔ اس لئے اسلام کو عین فطرت کہا جاتا ہیں

جیسے: بوڑھاپے کے اثرات اور جھریں ختم کروانا، عورتوں کو اپنی عمر چھپانے کے لیے اگلے دانتوں کے درمیان فاصلہ پیدا ا گروانا۔ اسی طرح کسی بھی عمل میں مقصد خود شنائی، دوسروں کی کشش کا مرکز بننے کی خواہش، دوسروں کے لئے نمائش، حسن اور خوبصورتی بڑھانا جیسے :، ناک باریک کرونا، یا کسی دوسرے عضو کی سرجری کروانا تا کہ اپنی ظاہری شکل کو مزید نکھار سکیں۔ اس قسم کی پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری اسلام میں حرام یا کاسمیٹک سرجری اللہ تعالی کی قدرت کے قانون سے چھیڑ چھاڑ ہے۔

ایسی سرجری شیطان کی اقتدا۔ اللہ تعالی قرآن مجید میں شیطان کے گمراہ کرنے والی بات کے بارے میں یوں فرمایا ہے:

﴿وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا﴾ [19]

‹‹اور ان کو گمراہ کرتا اور امیدیں دلاتا رہوں گا اور یہ سکھاتا رہوں گا کہ جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور (یہ بھی) کہتا رہوں گا کہ وہ خدا کی بنائی ہوئی صورتوں کو بدلتے رہیں اور جس شخص نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا اور وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

[17] بوداد، سلیمان بن اشعث السجستانی، متن علی داناد و کتاب الختم ان کو بھی پہنے کے بارے میں باب: سونے کے دانت نوانے کا بیان حدیث 4232۔

[18] ترمذی، محمد بن عیسی، متن ترندی، کتاب اللباس، باب: سونے کے دانت جوانے کا بیان، حدیث 1770۔

[19] [النساء: 119]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَائِمَة وَالْمُسْتَوِية[20].

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی اور جسم پر سوئی سے نقش بنانے والی اور بنوانے والی پر لعنت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَفِصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ الحُسْنِ الْمُغَيرَاتِ خَلْقَ اللهِ مَا لِي لَا الْعَنَ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَوَهُوَ فِي كِتَابِ الله[21]."

ترجمہ: اللہ تعالی جسم پر سئ سے منقش ونگار بنانے والیوں پر اور چہرے کے بالوں کو اکھیڑنے والیوں پر اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے اگلے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں پر جو اللہ تعالی کی بناوٹ میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت فرمائی ہے۔ہاں پھر میں ان پر کیوں لعنت نہ کروں جن پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور وو اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔

اس طرح بہت سی احادیث میں محض زیب وزینت اور آرائش کے لیے ایسے کاموں پر لعنت کی گئی ہے۔

اسلام بطور علاج کے پلاسٹک سرجری کروانے کی اجازت دیتا ہے۔ کوئی انسان اس عیب کی کی وجہ سے احساس کمتری میں مبتلا نہ ہو۔اسلام ایک فطرتی دین ہیں جو انسان کے عین مطابق ہیں۔ایسا نہیں ہیں کہ انسان خود مشرق کی فطرت رکھے اور اسلام اسے مغرب کی فطرت کا درس دے۔یعنی دوسمیت وہ بھی مختلف۔بلکہ اسلام اور انسان دونوں کی ایک ہی سمت ہے اس میں تضاد نہیں ہیں۔اس لئے اسلام کو عین فطرت کہا جاتا ہیں

ہر پیدائشی یا حادثے کے نتیجے میں ہونے والے عیب یا بد کمائی کو دور کرنے کے لئے ضرورت اور حاجت کے وقت پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری علاج جائز ہے اور اسلام اس کی حمایت کرتا ہے۔ محل زیب وزینت اور خود پسندی کے لئے پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری ممنوع اور حرام ہے۔اسلام اس سے منع کرتا ہے۔

خلاصہ

فطرت میں تبدیلی کی ممانعت: اسلام میں اللہ کی پیدا کردہ فطری ساخت میں غیر ضروری تبدیلی کو ناپسند کیا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں شیطان کا وسوسہ ہے کہ وہ انسانوں کو اللہ کی تخلیق میں ردوبدل پر آمادہ کرے گا (النساء: 119)۔

ضرورت اور علاج کی صورت: اگر کسی شخص کے جسمانی نقص یا حادثے کی وجہ سے سرجری کی ضرورت ہو، تو ایسی صورت میں کاسمیٹک سرجری جائز سمجھی جاتی ہے، کیونکہ یہ علاج کے دائرے میں آتی ہے۔

محض خوبصورتی کے لیے سرجری: اگر سرجری صرف ظاہری حسن میں اضافہ کے لیے ہو، بغیر کسی جسمانی یا نفسیاتی ضرورت کے، تو علماء کی اکثریت کے نزدیک یہ ناجائز یا مکروہ ہے، کیونکہ یہ فطرت میں غیر ضروری مداخلت ہے۔

نیت اور مقاصد کی اہمیت: اسلام میں ہر عمل کی نیت اہم ہوتی ہے۔ اگر کسی کی نیت خود اعتمادی، ازدواجی زندگی کی بہتری، یا نفسیاتی دباؤ سے نجات ہو، تو فتوے کی گنجائش موجود ہو سکتی ہے، بشرطیکہ دیگر شرعی حدود کا خیال رکھا جائے۔

مرد و زن کے احکام: مردوں کے لیے ایسی سرجری یا تبدیلیاں جو عورتوں سے مشابہت پیدا کریں یا مصنوعی زیبائش کا باعث ہوں، سختی سے ممنوع ہیں۔ عورتوں کے لیے بھی حدود و قیود کے ساتھ اجازت دی جاتی ہے۔

مشورہ اور فتوے کی ضرورت: ہر کیس کا انفرادی جائزہ لینا ضروری ہے، اس لیے کاسمیٹک سرجری سے پہلے کسی مستند عالم دین یا دارالافتاء سے مشورہ کرنا بہتر ہے۔

نتائج

---

[20] بخاری، محمد بن اسماعیل مانجا مع اصبح الیاس ، باب : نقش بجوانے والی عورت کے بیان میں حدیث 5946

[21] ایضا حددث 5947

ہر پیدائشی یا حادثے کے نتیجے میں ہونے والے عیب یا بد نمائی کو دور کرنے کے لئے ضرورت اور حاجت کے وقت پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری بطور علاج جائز ہے اور اسلام اس کی حمایت کرتا ہے۔ محض زیب وزینت اور خود پسندی کے لئے پلاسٹک سرجری یا کاسمیٹک سرجری ممنوع اور حرام ہے۔ اسلام اس سے منع کرتا ہے۔

- اسلامی شریعت فطری ساخت کی حفاظت پر زور دیتی ہے، اس لیے محض زیبائش یا مصنوعی خوبصورتی کے لیے جسم میں تبدیلی کی اجازت نہیں دی جاتی۔
- علاج یا کسی جسمانی نقص کے ازالے کے لیے کاسمیٹک سرجری جائز ہے *، کیونکہ ایسی صورت میں یہ ایک طبّی ضرورت بن جاتی ہے۔
- نیت کا کردار فیصلہ کن ہے؛ اگر نیت جائز اور شرعی اصولوں کے مطابق ہو تو سرجری کی اجازت ممکن ہے، ورنہ نہیں۔
- مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے الگ الگ حدود ہیں؛ خاص طور پر مردوں کو عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے کی ممانعت ہے۔
- اسلام اعتدال اور توازن کا مذہب ہے، جو نہ صرف جسمانی بلکہ نفسیاتی پہلوؤں کو بھی مد نظر رکھتا ہے، اس لیے فیصلہ ہر فرد کی حالت کے مطابق ہونا چاہیے۔
- کسی بھی غیر فطری تبدیلی سے قبل مستند عالم سے مشورہ ضروری ہے تاکہ شرعی رہنمائی حاصل کی جاسکے اور گناہ سے بچا جاسکے۔

سفارشات

آج اس جدید دور میں بناؤ سنگھار اور خود نمائی کے لئے مسلمان بھی مغربی تہذیب کی پیروی میں اسلام کی حدود سے بھی تجاوز کرتے جا رہے ہیں۔ علما کرام کو اس بارے میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنی چاہیئے۔ اسلام کے احکامات سے لوگوں کو واقف کرانے کی کوشش کریں۔ اسکالرس اور محققین حضرات اپنی تحقیقات اور تصنیفات میں پلاسٹک سرجری کے حکم کو واضح کریں۔

- شریعت کی روشنی میں رہنمائی حاصل کی جائے: کاسمیٹک سرجری کروانے سے قبل کسی مستند مفتی یا عالم دین سے مشورہ کیا جائے تاکہ شرعی حدود کی پاسداری ممکن ہو۔
- نیت کا جائزہ لیا جائے: سرجری کی نیت محض ظاہری خوبصورتی یا دکھاوے کے بجائے جائز اور معقول ضرورت پر مبنی ہونی چاہیے۔
- طبّی ماہرین سے مکمل معلومات حاصل کی جائیں: کسی بھی سرجری سے پہلے طبّی خطرات، ممکنہ نتائج اور متبادل طریقوں پر غور کیا جائے۔
- اسلامی اخلاقیات کو مد نظر رکھا جائے: انسان کو اپنے جسم کے متعلق اللہ کی امانت سمجھ کر فیصلے کرنے چاہییں، نہ کہ معاشرتی دباؤ یا مصنوعی معیارِ حسن کے تحت۔
- ضرورت اور زیبائش میں فرق کیا جائے: سرجری اگر جسمانی یا نفسیاتی مسائل کے حل کے لیے ہو تو اس کی اجازت ممکن ہے، لیکن صرف فیشن یا نمود و نمائش کے لیے یہ درست نہیں۔
- معاشرتی شعور بیدار کیا جائے: لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ حقیقی خوبصورتی کردار، اخلاق اور روحانیت میں ہے، نہ کہ ظاہری شکل وصورت میں۔

مصادر و مراجع

1) Muhammad bin Fatooh Alhamidi, Al jam bain alsahihain Albukhari wa Muslim, Darul nashr, Labnan Bairut, 2002, 2nd edition, Vol 3,P 98
2)Al-teen,5
3)Al Busairy, Ahmad bin abi bakr bin ismail, ittihaf al khira almuhra bi Zawaid almasaneed al Ashra, V 4,P478
4)Al sahib bin ibad, Almuheet fi lugha, mawqiul warraq, V,2,P 306
5) Al Araf 32
6)Ibn al jawz, fi ilmi al tafseer, al maktab al islami, Bairut, 3rd edition 1404,V 6,P 31
7)Al kahf,7
8)Muhammad bin Ahmad al Shareen, Tafseer al-siraj al muneeri, Darul kutub al ilmia Bairut, V 2, P 272
9)Youns,88
10)Al Razi, Al tafseer al kabir, Dar ihya al turas al arbi, Bairut, 3rd edition 1420, v 17,p 292 292
11)Al. Araf, 31
12)Al. Araf, 22
13)Al. Anahal 8--5
14)Abul Aala, Maududi, Tafheem al quran, V 2,P 526-527
15)Syyad Qutub, Fi Zilal al Quran, Mawqi altafaseer, V 4,p 455
16)Al naisaburi. Mustadrik al alsahihain, Darul kutub alilmia, Bairut, 1 edition 1990,V 4,P 201
17)Abu Zura al dimashqi, Abdul Rahman, Al fawaid almalila

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

18)Al Busairy, Ahmad bin abi bakr bin ismail, ittihaf al khira almuhra bi Zawaid almasaneed al Ashra, V 4,p 477
19)Abu bakr Abdul Razaq,Al musannaf, al majlis alilmi alhind, al maktab al islami, Bairut 2nd edition 1,403,V 3,p 333
20)Abu bakr al baihiqi, shuab al aiman, maktab al rushad Al Riyaz, 1" edition 2003,V 8,p 266
21)Al naisaburi. Mustadrik al alsahihain, Darul kutub alilmia, Bairut, 1st edition ,1990v 4,P 205
22)Ibni maja, sunan ibni maja, Dar ihya alkutab alarbiya, V 2,P 1450
23)Abu bakr Muhammad bin jafar, Aitilal al quloob lilkharaiti, Mustafa al baz, Makka almukarrama, al Riyaz, 2nd edition, 2000,V 1,P 160
24)Abu bakr Muhammad bin jafar, Aitilal al quloob lilkharaiti, Mustafa al baz, Makka almukarrama, al Riyaz, 2nd edition, 2000, V 1,P 165
25)Al qurtubi, al jami li ahkam al quran, daru alim alkutub,al Riyaz, 2003,V 7,p 195-196
26)Al Nisa 119
27)Al Room, 54
28)Majallatul buhoth al fiqhiya almuasira, V 27, P 301With reference of Al mausooa al tibiya al hadith, V 3, P 454
29) Al Razi Al imam Al hafiz Abu Muhammad Abdur rahmanbin abi hatim, tafsir abn abi hathim, almaktaba alasriya said, V 4,P 1069
30)Al tabri, Abu jafar tafsir tabri, Dar hijr litaba wal nashr waltawzi, 1" edition ,2001V 7,P 495
31)Al baghwi, Muhiy ul sunnah, abu Muhammad, alhsain bin masood al baghwi, Dar tiaba linashr wa Itawzi, 4th edition, 1997, V 2,P 289
32)Al qurtubi, al jami li ahkam al quran, Dar alim alkutub, Al Riyaz, Saudia, 2003, V ,5P 394
33)Al room
34)Al baihiqy, Abu bakr ahmad bin alhusain, bin ali, Al sunan alkubra, Majlis dairatul maanf, 1st edition 1344, V2, P 425
35)V 4,P 1853.Al bukhari, Saheeh al bukhari, dar ibn kaseer, bairut 3rd edition